© rasailojaraid.com

ترتیب :- استاد عبدالعزیز سید الاھل قاہرہ
ترجمہ :- ابن الحسین مولوی محمد اسلم مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی۔

امام الشافعی اور شعر

قسط ۲

(حاسد کی عداوت)

کلُّ العداوۃِ قد ترجیٰ مودّتُھا   الّا عداوۃَ من عاداکَ عن حسدِ

ہر قسم کی دشمنی دوستی سے بدل سکتی ہے۔ مگر اس شخص کی دشمنی جو حسد کی بنا پر تجھ سے دشمنی کرے۔

یعنی حاسد کبھی اپنی دشمنی اور عداوت سے رجوع نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اسکی دشمنی حسد کی بنا پر ہوتی ہے۔ اور حسد ایک لاعلاج مرض ہے۔ البتہ اس کے علاوہ ہر وہ عداوت جسکی بنیاد حسد پہ نہ ہو کبھی نہ کبھی دوستی سے بدل سکتی ہے۔

تنبیہ :- باطنی اور روحانی امراض میں سے حسد ایسا مہلک مرض ہے۔ کہ اگر اسکا ازالہ نہ کیا جائے تو نہ یہ کہ اس سے انسان کی تمام نیکیاں اکارت ہو جاتی ہیں۔ بلکہ ایمان کو بھی ٹھیس پہنچتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ تمہاری طرف پہلی امتوں کی بیماری "بغض اور حسد" سرایت کر گئی ہے۔ اور یہ مرض مونڈ دینے والی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سر کو مونڈنے والی ہے۔ بلکہ ایمان کا صفایا کرنے والی ہے۔ العیاذ باللہ۔ مشکوٰۃ ص ۴۲۸

ایک دوسری حدیث میں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے۔ جیسے آگ خشک لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (حوالہ سابق)

حسد کا معنی یہ ہے کہ کسی کی نعمت اور خوشحالی میں دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھنا اور اس نعمت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور خوشحالی کے زائل ہونے کی کوشش اور تمنا کرنا، حسد کے مقابلہ میں غبطہ کا لفظ آتا ہے۔ اور یہ جائز بلکہ مستحسن ہے غبطہ کا معنی یہ ہے کہ کسی کو نعمت اور خوشحالی میں دیکھ کر تمنا اور دعا کرنا کہ یا اللہ جس طرح تو نے میرے فلاں بھائی کو اپنے انعام و اکرام سے نوازا ہے، مجھے بھی عطا فرما اور میرے بھائی کو مزید برکت اور ترقی عطا فرما۔

حسد اور اس کے علاوہ دوسرے اخلاق ذمیمہ کی تفصیل اور ان کے طریق علاج کے لئے امام غزالیؒ کے رسائل تبلیغ دین وغیرہ کا مطالعہ کرنا از حد ضروری اور مفید ہے۔

(پڑوسی کے حقوق)

ایک شخص امام شافعیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کہا: اللہ آپ کو خیریت سے رکھے! آپ کا فلاں دوست بیمار ہے۔ امام شافعیؒ نے سن کر فرمایا: واللہ آپ نے مجھ پر احسان کیا اور مجھے ایک بہتر (اور مسنون) کام (یعنی عیادت) کے لئے بیدار کیا اور مجھے ایسے عذر کو دور کیا جس میں جھوٹ ملا ہوا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا: اے لڑکے میرا سبتی جوتا لاؤ ــــ (سبتی وہ جوتا کہلاتا ہے جو ملائم اور رنگدار چمڑے سے بنایا گیا ہو۔) پھر فرمایا کہ پاؤں میں موچ آنے کے باوجود سخت دھوپ میں گرم زمین پر، بھوک اور پیاس کے ساتھ ننگے پاؤں چلنا، دوست کے سامنے ایسی معذرت کرنے سے آسان ہے جس میں جھوٹ کی ملاوٹ ہو۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھے:

اری راحة للحق عند قضائه ویثقل یوما ان ترکت علی عمد

میں (صاحب حق کا) حق ادا کر کے راحت محسوس کرتا ہوں۔ اور اگر کسی دن جان بوجھ کر چھوڑ ہی دوں تو بڑی گرانی ہوتی ہے۔

وحسبک حظا ان تری غیر کاذب وقولک لم اعلم وذاک من الجهد

تیری خوشی کے لئے یہ بات کافی ہے کہ تو جھوٹا نہ ہو اور تجھے یہ نہ کہنا پڑے "مجھے (آپکی بیماری کا) علم نہیں ہو سکا۔

ومن یقض حق الجار بعد ابن عمه وصاحبه الادنی علی القرب والبعد

جو شخص قریب کے رشتہ دار اور قریبی رفیق کے بعد قرب و بعد کے درجات کے موافق پڑوسی کا حق ادا کریگا۔

یعش سیدا یستعذب الناس ذکره وان نابه حق اتوه علی قصد

وہ شریفانہ زندگی بسر کرے گا، لوگ اس کے ذکر خیر کو پسند کریں گے، اور اگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسے کبھی کوئی مشکل آئے گی تو لوگ فوراً اسکی مدد کے لئے پہنچ گئے۔

(موت گھات میں ہے)

ومتعب العیش مرتاحاً الی بلد والموت یطلبہ من ذلک البلد

بہت سے تنگ حال آدمی کسب معاش کے لئے کسی شہر کا رخ کرتے ہیں۔ اور موت وہاں ان کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔

وضاحک والمنایا فوق مفرقتہ لو کان یعلم غیبا مات من کمد

بسا اوقات انسان ہنستا ہے۔ حالانکہ موت اس کے سر پر کھڑی ہوتی ہے۔ اگر اسکو غیب کا (یعنی موت کا) علم ہوتا تو غم سے مرجاتا۔

من کان لم یؤت علماً فی بقاء غد ماذا تفکرہ فی رزق بعد غد

جس شخص کو یہ معلوم نہیں کہ کل زندہ رہے گا بھی یا نہیں، وہ کل کے رزق کی فکر میں کیوں مبتلا ہے۔

بعض دفعہ آدمی رزق کی تلاش میں کسی ملک یا شہر کا سفر کرتا ہے۔ اور بڑے بڑے عزائم سے کر جاتا ہے۔ مگر اسکو معلوم نہیں کہ وہ خود لقمۂ اجل بننے کے لئے جا رہا ہے۔ اور موت وہاں اسکی منتظر ہے۔

تیسرے شعر کا حاصل یہ ہے کہ انسان زندگی میں لمبی چوڑی امیدیں باندھ کر ہر قسم کی مشقتیں اور پریشانیاں برداشت کر کے خوب کماتا اور دنیا جمع کرتا ہے۔ حالانکہ سوچنے کی بات ہے کہ جس کو یہ بھی علم نہیں کہ وہ کل زندہ بھی رہے گا یا نہیں، تو وہ معاش کے فکر میں اس قدر کیوں منہمک اور مبتلا ہے۔

(امام شافعیؒ کا مقام و مرتبہ)

امام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

ولولا الشعر بالعلماء یزری لکنت الیوم اشعر من لبید

اگر شعر گوئی علماء کے لئے باعث عار نہ ہوتی، تو میں آج لبید سے بڑھ کر شاعر ہوتا۔

واشجع فی الوغیٰ من کل لیث وآل مھلب وابی یزید

اور میں میدان کارزار میں شیر اور آل مھلب اور ابو یزید (وغیرہ تمام بہادر قبائل) سے زیادہ بہادر اور شجاع ہوں۔

ولولا خشیۃ الرحمٰن ربی حسبت الناس کلھم عبیدی

اگر مجھے رب رحمٰن کا ڈر نہ ہوتا، تو میں تمام لوگوں کو اپنا (زرخرید) غلام تصور کرتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علامہ شعرانی نے اپنی کتاب "المنن" میں لکھا ہے کہ "الناس" سے امام شافعیؒ کی مراد دنیادار لوگ ہیں۔ جیساکہ بعض عارفین کا مقولہ ہے کہ وہ اپنے بادشاہوں کو کہا کرتے تھے "انت عبد عبدی": تو میرے غلام کا غلام ہے۔ ان سے پوچھا گیا یہ کیسے؟ تو فرمایا: کیونکہ تم دنیا کے غلام ہو اور وہ ہمارے گھر کی لونڈی ہے۔

قافية الراء

(صفة الجليس)

اذا لم اجد خلا تقيا فوحدتي الذ واشهى من غوى اعاشره

میں جب نیک اور صالح آدمی کی صحبت حاصل نہیں کرسکتا، تو مجھے تنہائی جاہل آدمی کے ساتھ بیٹھنے سے زیادہ مرغوب اور پسندیدہ ہے۔

واجلس وحدی للعبادة آمنا اقر لعینی من جلیس احاذره

اور یہ بات کہ میں کم عقلی سے محفوظ رہنے کے لئے اکیلا بیٹھا رہوں، اس ہم نشین کے پاس بیٹھنے سے زیادہ خوش کن ہے جس سے مجھے اندیشہ ہو۔

(دوست اور دشمن)

امام رحمۃ اللہ علیہ اس شعر کو بہت کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔

ولیس کثیرا الف خل لواحد وان عدوا واحدا لکثیر

اگر آدمی کے ہزار دوست ہوں تو زیادہ نہیں اور دشمن ایک ہی بہت ہے۔

یہ شعر امام رحمۃ اللہ علیہ کے صدق محبت اور حسن وفا پر دال ہے۔ اور یہ کہ آدمی کے دوستوں کا دائرہ وسیع سے وسیع تر اور دشمن کم سے کم ہونا اسکی سعادت اور نیک بختی ہے۔

(عظمت نفس)

امام شافعیؒ کبھی کبھی یہ شعر پڑھا کرتے تھے،

علی ثیاب لو یباع جمیعها بفلس لکان الفلس منهن اکثرا

میرے جسم پر ایسے کم قیمت کپڑے ہیں کہ اگر انکو ایک پیسے کے بدلے فروخت کیا جائے تو پیسے کی قیمت ان سے زیادہ ہوگی۔

وفیهن نفس لو تقاس ببعضها نفوس الوری کانت اجل واکبرا

اور (لیکن) ان میں ایسی شخصیت ملبوس ہے کہ اگر اس کے بعض حصہ کا تمام مخلوق

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو یہ سب سے زیادہ جلیل القدر اور عظیم المرتبت ہوگی۔

وما ضر نصل السیف اخلاق غمده اذا کان عضباً حیث وجهته بری

نیام کا پرانا ہونا عمدہ تلوار کے لئے عیب کی چیز نہیں جبکہ وہ تیز ہو کہ جس طرف تم اسے چلاؤ کاٹتی چلی جائے۔

مطلب یہ کہ انسانی شخصیت کی قدر و قیمت، لباس، مکان، روپیہ، پیسہ، اور ظاہری چیزوں سے نہیں بنتی۔ بلکہ علم و فہم، اخلاق و سیرت، کردار اور عمل انسان کی شخصیت کو بناتے ہیں۔ امام شافعیؒ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر تم بڑے جسم کے کپڑوں کو دیکھو تو ان کی قیمت شاید ایک پیسہ بھی نہ ہو لیکن ان ہی کپڑوں کے اندر چھپی ہوئی شخصیت شاید اپنے وقت کی تمام انسانیت پر بھاری ہے۔

تنبیہ :۔ شارح نے اس شعر کو مبالغہ پر محمول کیا ہے۔ لیکن ہمارے بیان کردہ مفہوم کے مطابق بلا مبالغہ یہ شعر امام شافعیؒ کی شخصیت کا پورا عکاس ہے۔

(جہنم کا خوف)

یامن یعانق دنیا لابقاء لها یمسی ویصبح فی دنیا سفارا

اے دنیا سے چمٹنے والے اس کے لئے بقاء نہیں، تو صبح و شام دنیا ہی کے لئے تگ و دو میں رہتا ہے۔

هلا ترکت لذی الدنیا معانقة حتی تعانق فی الفردوس ابکارا

تو دنیا والوں سے چمٹنے اور معانقہ کرنے کو کیوں ترک نہیں کرتا، تاکہ جنت الفردوس میں حوروں سے معانقہ کر سکے۔

ان کنت تبغی جنان الخلد تسکنها فینبغی لک ان لا تأمن النارا

اگر تم ہمیشہ جنت میں رہنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں جہنم سے بے خوف نہیں ہونا چاہئے۔

(آرزوؤں کا اختلاف)

ومن الشقاوة ان تحب ومن تحب یحب غیرک

بدقسمتی یہ ہے کہ تم ایک انسان سے محبت کرو، مگر وہ تمہاری بجائے کسی دوسرے سے محبت کرے۔

اوان ترید الخیر للانسان وهو یرید ضیرک

تم اس کے لئے خیر خواہی کا جذبہ رکھو، مگر وہ تمہارے نقصان کی فکر میں رہے۔

(مسلسل)

© rasailojaraid.com